

## 105994-عقد نکاح کے ایک روز بعد طلاق کے وسوسہ کا شکار ہو گیا

### سوال

میر اسوال طلاق میں وسوسہ کے متعلق ہے : میر ایک لڑکی سے عقد نکاح ہوا ہے اور میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں عقد نکاح کے ایک روز بعد شطیان نے نماز میں مجھے طلاق کا وسوسہ ڈالا کام پر ہوؤں یا گھر میں یا بیتِ اخلاق میں یا سویا ہوا ہوں یہی وسوسہ رہتا ہے۔

ایک دن میں العفاسی چینل دیکھ رہا تھا جس میں ازدواجی زندگی کے بارہ میں ایک ویڈیو کلپ تھا جس میں خاوند اور بیوی کے ماہین پیدا ہونے والی مشکلات بیان ہوئی میں ایک شخص کہنے لگا : میں جانے والا ہوں تو میں نے اسے سننا اور آواز کے ساتھ دھرا یا تجھے طلاق، لیکن مجھے کوئی علم نہیں اور نہ ہی اور اک تھا، اللہ میری نیت کو جانتا ہے میں نے بغیر شعور کے یہ الفاظ بولے۔

اور میری نیت میں میری بیوی کے متعلق کوئی چیز بھی نہ تھی بلکہ میں تو اسے محبت کرتا اور چاہتا ہوں اس سلسلہ میں شرعی حکم کیا ہے جس حالت میں یہ الفاظ بولے ہیں آیا طلاق واقع ہوئی ہے یا نہیں اور اس وسوسہ کا علاج کیا ہے ؟

### پسندیدہ جواب

اللہ سے دعا ہے کہ آپ کوششا یابی و عافیت سے نوازے۔

آپ نے جس طلاق کا ذکر کیا ہے وہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ د

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کستہ ہیں :

"وسوسہ میں بتلا شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی چاہے وہ زبان سے اس کے الفاظ بھی ادا کر لے جب تک وہ طلاق کا قصد اور ارادہ نہ رکھتا ہو، کیونکہ یہ الفاظ تو وسوسہ والے شخص سے بغیر قصد اور ارادہ کے صادر ہوئے ہیں، بلکہ اس کی عقل پر پرده پڑا ہوا ہے، اور وہ اس وسوسہ کی قوت دافع اور مانع کی قوت کی قلت کی بناء پر مجبور ہے۔"

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"عقل پر پرده پڑا ہونے کی صورت میں طلاق نہیں ہوتی"

اس لیے اگر وہ حقیقی طور پر اطمینان کے ساتھ طلاق کا ارادہ نہ کرے تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی، تو جس چیز پر اس کا قصد اور ارادہ ہی نہیں اور وہ مجبور ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی" انتہی

دیکھیں : فتاویٰ اسلامیہ (277/3)۔

آپ کو اپنے وسوسہ کے علاج کے لیے اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنا پڑے ہے اور یہ وصالح اعمال بھی کثرت سے کریں، اور وسوسہ سے آپ اعراض کریں اور اس پر توجہ مت دیں، اس کا تفصیلی بیان سوال نمبر (41027) اور (10160) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کئے ہیں :

"یہ وسوسہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنے سے زائل ہوگا، اور بندے کی انتہاء یہ ہونی چاہیے کہ جب اسے وسوسہ یعنی شیطان یہ کئے کہ : تم نے پھرہ نہیں دھویا تو وہ کہے : کیوں نہیں میں نے اپنا چہرہ دھویا ہے، اور جب اس کے دل میں یہ بات پیدا ہو کہ اس نے نیت نہیں کی تو وہ تکبیر کے اور دل سے کہ کیوں نہیں میں میں نے نیت کی اور تکبیر کی ہے، چنانچہ وہ حق پر ثابت قدم رہے اور اسے جو وسوسہ آرہا ہے اسے دور کر دے اور اس کی طرف توجہ مت دے، توجہ شیطان اس کی قوت و ثابت قدمی دیکھے گا تو خود ہی پیچھے ہٹ جائیگا۔

و گرنہ جب شیطان بندے میں شکوک و شہادت کو قبول کرنے والا دیکھتا ہے اور وسوسہ کی طرف منتظر کرنے والا پاتا ہے تو اس طرح کی اشیاء اس میں پیدا کرتا ہے جس کو دور کرنے سے بندہ عاجز آ جاتا ہے، اور اس کا دل شیطان کے وسوسوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے، جنوں اور انسانوں کی باتوں کو مزین کرنا شروع کر دیتا ہے، اور اس طرح وہ اس سے دوسرے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے حتیٰ کہ شیطان اسے تباہی کے دھانے پر لے آتا ہے "انتی

دیکھیں : درء التعارض (318/3).

اس لیے آپ اپنے آپ سے وسوسہ کو دور کریں اور اس کی طرف توجہ بھی نہ دیں تو ان شاء اللہ اللہ کے حکم سے یہ زائل ہو جائیگا۔

واللہ اعلم۔